طلبہ کرام کی خدمت میں چند گذارشات

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ
صدر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

صدر وفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ نے جامعہ فاروقیہ کراچی میں تعلیمی سال (۱۴۳۴ھ، ۲۰۱۳) کے اختتام پر طلباء جامعہ سے گراں قدر نصائح پر مشتمل بیان فرمایا، جسے مفتی محمد راشد ڈسکوی نے ضبط کیا۔ حضرت صدر وفاق کا یہ بیان قارئین وفاق کی خدمت میں پیش ہے............................(ادارہ)

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الرسل، و خاتم النبيين، وعلى اله، وصحبه، وأزواجه، واتباعه، وأمته، وعلى من تبعهم باحسان إلى يوم الدين

أما بعد، فأعوذ بالله من الشيطن الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم

﴿لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى المؤمِنِين إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الكِتَابَ وَالحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِين﴾ (آل عمران: 164)

وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”إن في الجسد مضغة، إذا صلُحت صلُح الجسد كله، وإذا فسدت فسد الجسد كله، ألا وهي القلب“۔

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبي الكريم، ونحن على ذٰلک لمن الشاہدين والشاكرين، والحمد لله رب العالمين

شکر باری تعالیٰ:......اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے سے زبانیں بھی قاصر، دل ودماغ بھی قاصر ہیں کہ اس نے اپنی رحمت سے ہمیں جامعہ فاروقیہ میں تعلیمی، تربیتی سال مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ اس کا احسان ہے، یہ اس کی رحمت ہے اور بلا استحقاق یہ احسان اور یہ رحمت جامعہ کی طرف متوجہ ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس طرح سال مکمل

کرنے کی توفیق عطا فرمائی، دعا ہے کہ اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ ان کوششوں کو، اِن مساعی کو اپنی بارگاہِ اقدس میں حُسنِ قبول عطا فرمائے۔ جن حضرات نے محنت کی ہے، خواہ کسی انداز سے کی اور جامعہ کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لیے اپنی صلاحیت استعمال کی، اللہ پاک ان کی کوششوں کو قبول فرمائے اور جن طلبا کے لیے اور آنے والے مہمانانِ رسول کے لیے یہ کوشش کی گئی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان تمام طلبا کو اپنی محبت عطا فرمائے، اور ان کے دلوں کی اصلاح فرمائے، ان کے ایمان کو مضبوط فرمائے، ان کے اعمال کو صالحات میں شامل فرمائے، ان کے اخلاق، ان کے معاملات ان کی معاشرت، سب کو اسلامی احکام کے مطابق بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

عقیدہ "حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم":...... یہ تو ابتدائی تمہیدی کلمات تھے، اس کے بعد ایک بات دوٹوک الفاظ میں اور بہت واضح انداز میں یہ کریں گے کہ ہمارا جامعہ فاروقیہ اور ہمارا وفاق المدارس قرآن وحدیث کی تشریح کے ذیل میں علمائے دیوبند کے مسلک ومشرب کو عام کرنے کے لیے، علمائے دیوبند کے مسلک اور مشرب کو پھیلانے کے لیے، علمائے دیوبند کے مسلک اور مشرب کو خلقِ خدا تک پہنچانے کے لیے قائم ہوا۔ علمائے دیوبند نے، جن کی پیروی وفاق کرتا ہے، جن کی پیروی جامعہ فاروقیہ کرتا ہے، بڑے بڑے جبالِ علم بڑے بڑے نامور علماء، اکابر مفسرین، اکابر محدثین، اکابر فقہاء، اکابر جہاد آزادی اور اکابر صوفیا اور اصحابِ دعوت وارشاد پیدا کیے ہیں اور یہ ایک دو نہیں، دس پانچ نہیں، بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں، ان سب کی خدمات گوشۂ گمنامی میں نہیں، ان میں سے اکثر کی خدمات پورے عالم میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں ہیں۔ ان کی خدمات کا عمومی طور پر، خصوصی طور پر، ہر مقام پر، ہر جگہ اکرام واحترام کیا گیا ہے اور ہم صرف تقلیداً نہیں، تحقیق پر، عالم کے حالات کا اچھی طرح تفصیلی جائزہ لے کر ان کے پیروکار بنے ہوئے ہیں۔ آپ جامعہ فاروقیہ کو رہنے دیجیے، وفاق المدارس اتنا عظیم ادارہ ہے کہ اس کی کوئی مثال کہیں موجود نہیں ہے اور وفاق المدارس مذاہب دینیہ اور مذاہب اسلامیہ اور ہمارے ان تمام اداروں کی حفاظت کا، استحکام کا، ایک مضبوط اور مستحکم مرکز ہے، جس نے بڑوں بڑوں کو جو دینی تعلیم کی عظمت کے دشمن تھے، اللہ کی مدد سے پسپائی پر مجبور کیا۔ ان کی ناجائز کوششوں کو جو ہمارے مدارس کے خلاف تسلسل کے ساتھ جاری تھیں، ناکام بنایا۔

الحمدللہ! یہ اتنی بڑی تعداد صرف ایک مدرسے میں موجود ہے۔ آپ ملک کے کسی علاقے میں چلے جائیں، ہم ابھی بلوچستان ہو کر آئے ہیں، جسے لوگ کہتے ہیں کہ پسماندہ علاقہ ہے، ہم نے دیکھا کہ مدارس کے اعتبار سے انتہائی ترقی یافتہ علاقہ ہے۔ اتنے طلبا، اتنے علماء، اتنے مدارس کہ جس کی کوئی انتہاء نہیں، جلسہ میں بیٹھ کر بات کرو تو حدِ نگاہ تک آدمی ہی آدمی، یہ ساری کی ساری برکت وفاق کی ہے، اور میں نے آپ کو بتایا تھا کہ جامعہ فاروقیہ اور وفاق، علمائے دیوبند کا پیروکار ہے، لہٰذا نہ جامعہ فاروقیہ میں مماتیوں کے لیے کوئی گنجائش ہے اور نہ وفاق میں۔ یہ بات طے شدہ ہے، وفاق کا موقف کمزور نہیں ہے، وفاق کے موقف میں تردد اور شک شامل نہیں ہے، وفاق کا موقف مبنی علی الیقین ہے اور وفاق اپنے

خیالات میں، اپنے عزائم میں مستقل اور مضبوط ہے، تو اس لیے میں اپنے اُن بھائیوں سے، وہ ہمارے بھائی ہیں، گذارش کروں گا کہ وہ حضرات جو مماتی ذہن رکھتے ہیں وہ یہاں (جامعہ فاروقیہ میں) تشریف نہ لایا کریں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم اُن کے دشمن نہیں ہیں، ہم اُن کے بدخواہ نہیں ہیں، ہم اُن کے خیر خواہ ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حق کے لیے اُن کو شرح صدر نصیب فرمائے لیکن ہم اپنے مدرسوں کو اِن دوستوں سے محفوظ ہی رکھنا چاہتے ہیں۔

علمائے دیوبند کا مزاج و مذاق:...... لوگ کہا کرتے ہیں کہ جو دوسرے حیاتی مولوی، مماتیوں کے خلاف ہیں، وہ تو اتنے سخت نہیں ہیں، یہ بہت سخت ہے۔ تو میں کہا کرتا ہوں کہ انہوں نے دیوبند دیکھا بھی نہیں، انہوں نے دیوبند میں وقت ہی نہیں گذارا۔ ایک اور بات، بہت سے لوگوں نے گذارا ہے مگر فقط ایک سال، دورے کے لیے گئے۔ ایک سال میں دیوبند کا مزاج کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ مگر میں نے وہاں پانچ سال گذارے ہیں۔ اور یہ بھی آپ کو بتادوں کہ میں نے وہاں پانچ سال اِس طرح گذارے ہیں کہ میں وہاں اپنے اساتذہ کی آنکھوں کا تارا تھا، وہ مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔

میں نے پانچ برس دیوبند میں اس طرح گذارے ہیں کہ مجھے حضراتِ اساتذہ کا خصوصی قرب حاصل رہا، تو اس لیے میں جس طرح علمائے دیوبند کے مزاج و مذاق سے واقف ہوں، یہ تو نہیں کہتا کہ اور کوئی واقف نہیں، نہیں! مجھ سے زیادہ واقفیت رکھنے والے بھی ہوں گے، لیکن یہ جو ایک ایک سال رہ کر وہاں سے آتے ہیں، ان کو کچھ پتہ نہیں، یہ دیوبند کے مذاق و مزاج سے واقف نہیں ہیں، اور دیوبند کا مزاج مماتیوں کے مطابق ہرگز نہیں ہے۔

اس لیے میری درخواست ہے اپنے اُن دوستوں سے، کہ وہ مماتیوں ہی کے مدرسے میں جایا کریں، ہمارے مدرسوں میں نہ آیا کریں۔ میرے مماتی بھائی جتنے یہاں موجود ہیں، ناراض نہ ہوں، میں نے بہت ادب کی رعایت رکھتے ہوئے اُن کا ذکر کیا ہے، لیکن حق، حق ہوتا ہے، اُس کو بیان کرنے میں تکلف نہیں ہونا چاہیے، وہ میں نے بیان کردیا۔

اپنی علمی، عملی اور روحانی ترقی کا خیال رکھیں:...... یہاں ایک درخواست آپ سے یہ ہے کہ چاہے آپ فارغ ہو گئے ہوں، چاہے آپ کا طلبِ علم کا سلسلہ جاری ہو، آپ کو اپنی علمی ترقی کا خاص خیال رکھنا ہوگا، اپنی قابلیت بڑھانے کی، اپنی قابلیت بہتر سے بہتر بنانے کی اور صرف علمی نہیں! عملی اور روحانی ترقی کا بھی اہتمام کرنا ہے، ہر آدمی ترقی چاہتا ہے، ہم بھی چاہتے ہیں، آپ بھی چاہتے ہیں، سب چاہتے ہیں، آپ چوں کہ وراثت کی قوت کے حامل بن رہے ہیں تو آپ کی ترقی کا تعلق علم سے، عمل سے اور روحانیت سے ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و عمل اور روحانیت کی ترقی کی معراج عطا کی تھی لہٰذا آپ کو بھی اس کے لیے خوب محنت، خوب کوشش کرنی چاہیے۔

موجودہ سیاست سے اپنے آپ کو دور رکھیں:...... دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو آج کل کی سیاست ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس سے حفاظت فرمائیں۔ میں ہر سیاست کی بات نہیں کررہا، ہمارے

ملک میں جو سیاست رائج ہے، پاکستان کے اندر جو سیاست رائج ہے، اس کے حوالے سے میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیا کریں کہ اے اللہ ہمیں اس سیاست سے محفوظ فرما۔ میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا، آپ عقلاء ہیں، "وللعاقل تکفیه الإشارہ" عاقل کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے، ہماری، آپ کی، تمام انسانیت کی زندگی کا اصل مقصد اللہ رب العزت ورسول کی رضا ہے اور اس موجودہ سیاست میں قدم رکھنے سے وہ (اللہ کی رضا) گم ہوتی ہے، وہ برقرار نہیں رہتی۔ اصل مقصد تو اللہ رب العزت ورسول کی رضا ہے اور موجودہ سیاست میں شامل ہونے کے بعد اللہ ورسول کے رضا کے حاصل ہونے کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں، لہٰذا آپ اپنے آپ کو اس سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں۔

جدیدیت کا فتنہ: .....ایسے ہی ایک فتنہ جدیدیت کا ہے۔ بڑے بڑے عالم اور مقتدا، عوام اِن پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرتی ہے، علم وفضل میں ان کا مقام بہت اونچا اور بہت بلند ہے، لیکن ہمارے مشاہدے میں آرہا ہے کہ وہ جدیدیت کا شکار ہو گئے اور جدیدیت کا شکار ہونے کے بعد کئی گُل انہوں نے کھلائے اور وہ گُل جو انہوں نے کھلائے ہیں، ان سے ایمان کی روشنی کے بجائے، عصیان کا اندھیرا چھا گیا۔

" ألا تسمعون!! إن البذاذة من الإيمان، ألا تسمعون!! إن البذاذة من الإيمان " (رواه أبو أمامة بن ثعلبة الأنصاري رضي الله عنه، وأخرجه أبو داؤد في سننه، كتاب الترجل، رقم الحديث: 4161، 254/4، دار ابن حزم)

سادگی ایمان کا حصہ ہے، یہ جو جدیدیت کی بلا ہے، اِس کا ایک سبب مغرب سے مرعوب ہونا ہے۔ لوگ مغرب سے مرعوب ہو کر جدیدیت کا شکار بنے اور ایک سبب اس جدیدیت کا، مفادات کی دوڑ ہے، مفادات حاصل کرنے کے لیے جدیدیت کے ہتھیار کو کام میں لایا جاتا ہے، ہمارے نزدیک مغرب کی مرعوبیت بھی بلا ہے، مغرب کی مرعوبیت بھی مذموم ہے، مغرب کی مرعوبیت بھی نہایت ناپسندیدہ اور نہایت قبیح ہے اور مفادات کی دوڑ میں آگے نکلنے کی کوشش کرنا، یہ بھی تباہی کا راستہ ہے، ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمارے عزیز، ہم نہیں چاہتے یہ ہماری روحانی اولاد، ہم نہیں چاہتے یہ ہمارے پیارے طلبا اِن وباؤں میں مبتلا ہوں۔ اِن کو اِن تمام وباؤں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

میں ایک بات پوچھتا ہوں، یہ جو میں آپ کو نصیحت کر رہا ہوں، اپنی غرض سے یا آپ کی غرض سے؟ میری اپنی کوئی ذاتی غرض نہیں، میری اپنی کوئی ذاتی مصلحت اِس میں نہیں ہے۔ آپ ہمارے پاس آئے، ہم نے آپ کی خدمت کو اپنی زندگی کا بہترین عمل سمجھا، ہم رات دن آپ کو تعلیم اور تربیت کی نعمتوں سے آراستہ کرنے میں لگے رہے، کیا یہ حقیقت نہیں ہے؟ یہ حقیقت ہے، لہٰذا ہم اسی جذبۂ خیر خواہی کی بنا پر آپ سے یہ درخواستیں کر رہے ہیں۔

فراغت کے بعد اہلِ حق علماء سے تعلق رکھیں:......اس کے بعد ایک اور بات آپ سے عرض کرنی ہے کہ جب آپ فارغ التحصیل ہو جائیں اور کسی بھی مقام پر چاہے آپ کا اپنا علاقہ ہو یا کسی دوسرے کا علاقہ ہو، وہاں جو اہلِ حق علماء

ہیں، ان کے پاس جایا کریں۔ دوسری بات یہ کہ وہاں رہتے ہوئے آپ کا کردار، آپ کا عمل، آپ کی روش، آپ کے معاملات، آپ کے تعلقات اتنے خوبصورت ہوں کہ لوگ اُن پر رشک کرتے ہوں، ظاہر ہے کہ آپ کے معاملات ایسے ہوں گے تو آپ اچھے شمار ہوں گے اور جب یہاں اچھے شمار ہوں گے تو اللہ کے یہاں بھی اچھے شمار ہوں گے۔

فراغت کے بعد درسِ قرآن کا اہتمام کریں:......اسی طریقے سے ایک گذارش یہ ہے کہ جو حضرات یہاں سے فارغ ہو کر جائیں گے، وہ جہاں بھی ہوں، قرآنِ مجید کے درس کا اہتمام کریں، موقع محل، مقام کے اعتبار سے درس ضرور دیا کریں، یعنی قرآن کریم کے ساتھ ان کا رابطہ بشکلِ درس ضرور ہونا چاہیے، چاہے روزانہ ہو، چاہے ہفتہ واری ہو۔ بہر حال منشاء کیا ہے؟ قرآن سے تعلق ہو۔

دعوت وتبلیغ کا کام کریں: اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ دعوت وتبلیغ کا کام کیا جائے، اس کے فیوض، اس کی برکات عام ہیں، پوری دنیا میں ہیں۔ کوئی آدمی ان کا انکار کرے تو یا تو وہ تجاہلِ عارفانہ کرتا ہے، یا عِناد کی وجہ سے انکار کرتا ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ لاکھوں آدمی ہیں، دعوت وتبلیغ کے کام کے ذریعے سے جن کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے قائم ہوا، وہ نماز پڑھنے لگے ہیں، وہ داڑھیاں رکھنے لگے ہیں، وہ زکاۃ دینے لگے ہیں، وہ روزہ رکھنے لگے ہیں۔ ان میں کئی دانے کچھ خراب بھی نکل جاتے ہیں، وہ تو مولویوں میں بھی نکل جاتے ہیں، اگر کسی تبلیغی آدمی کے حوالے سے آپ کے ذہنوں میں کوئی قصہ ہے، تو وہ مولویوں کے بارے میں بھی ہوتا ہے۔ چند آدمیوں کی بنا پر پوری جماعت کو بدنام نہیں کیا جاتا۔

فتنوں کا تعاقب کریں:......اس کے بعد آخری گفتگو اور وہ آخری گفتگو پوری توجہ سے سننے کی ہے، آپ کو یہ معلوم ہے کہ جب اندھیری رات میں اندھیرا پوری طرح چھا جاتا ہے تو تمام اشیاء نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی آج کل اندھیری رات کی طرح فتنے چھائے ہوئے ہیں، کتنے فتنے ہیں، کتنے فتنے ہیں اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے، آپ غور کریں، کتنے ہی مسلمان ایسے ہیں، وہ "عبدالرحمن، عزیز اللہ، کریم بخش، احمد حسن" ان کے نام ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں لیکن یہ اندر سے مسلمان نہیں ہیں، بہت کم، اُن کو اسلامی عقائد پر بھی اعتراض ہے، اُن کو اسلامی عبادات پر بھی اعتراض ہے، اُن کو اسلامی تعلیمات پر بھی اعتراض ہے۔

ہم دل کی اصلاح سے غافل ہو چکے ہیں:......اور بہت سے ایسے ہیں جن کو اعتراض تو نہیں ہے مگر شک میں مبتلا ہیں کہ یہ ٹھیک بھی ہیں یا ٹھیک نہیں ہیں، ہماری عقل تو ان کو قبول کرتی نہیں ہے اب ہم اِن کو مانیں یا نہ مانیں؟؟ بہت سے منکر، بہت سے شک میں مبتلا ہیں ایسے لوگ بے شمار ہیں، نام ان کا عبدالرحمن، نام ان کا عزیز اللہ، نام ان کا کریم بخش، نام ان کا احمد حسن ہے۔

علماء موجود ہیں، وعظ بھی ہو رہے ہیں، تلقین بھی ہو رہی ہے، کتابیں بھی لکھی جا رہی ہیں، فتوے بھی صادر ہو رہے ہیں، مدرسے بھی موجود ہیں، دارالافتاء بھی موجود ہیں، دعوت وتبلیغ کا کام بھی ہو رہا ہے۔ سب کچھ ہو رہا؟ لیکن ایک کام

نہیں ہورہا، علماء کے مواعظ ہورہے ہیں، علماء کی تلقینات بھی جاری ہیں، دینی کتابیں بھی چھپ رہی ہیں، بے شمار دینی رسائل شائع ہورہے ہیں، مدرسوں کی کوئی کمی نہیں، مولویوں کی کوئی کمی نہیں، طالب علموں کی کوئی کمی نہیں، دعوت وتبلیغ کا کام دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے، یہ سب کچھ ہورہا ہے، اللہ ان کو قبول فرمائے، ایک کام نہیں ہورہا، آپ بتاؤ کیا نہیں ہورہا؟ ایک کام نہیں ہورہا، دل کی اصلاح کی طرف کسی کی توجہ نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن في الجسد مضغة، إذا صلُحت صلُح الجسد كله، وإذا فسدت فسد الجسد كله، ألا وهي القلب" (رواه النعمان بن بشير، وأخرجه البخاري في صحيحه، كتاب الإيمان، باب فضل من استبرأ لدينه، رقم الحديث، 52، 20/1، دار طوق النجاة)

یہ جو دل ہے نا، یہ ٹھیک ہے تو سب کچھ ٹھیک ہے، اگر اس میں بگاڑ ہے تو ہر چیز میں بگاڑ ہے، اس چیز کی اصلاح کی طرف کوئی توجہ نہیں، بڑے بڑے تحقیقی کام ہورہے ہیں، بڑے بڑے ادارے قائم ہورہے ہیں، بڑے بڑے مولوی، مصنف پیدا ہورہے ہیں، مجھے انکار نہیں ہے، ہورہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرمائے، لیکن کوئی بھی دل کے احوال کی طرف متوجہ نہیں ہے، جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دل ٹھیک سب ٹھیک، دل خراب سب خراب"۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس مسئلے کا حل کیا ہے کہ "دل ٹھیک ہوجائے، حالات ٹھیک ہوجائیں"، دل کا اعراض ختم ہوجائے اور دل کا بگاڑ ختم ہوجائے۔

دل کی اصلاح کے لیے دو کام:...... اس کے لیے دو کام ہیں: ایک صحبتِ اہل اللہ اور دوسرا کثرتِ ذکر اللہ۔ آپ کو معلوم ہوگا، آپ خوب جانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، عشرہ مبشرہ، اصحاب بدر، اصحاب بیعت رضوان، فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے والے، فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے رضی اللہ عنہم اجمعین، یہ سب کون ہیں؟ صحابی ہیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید تھے یا نہیں؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد تھے یا نہیں؟ لیکن نہیں کہا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادت مند ہیں۔ نہیں کہا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلمیذ ہیں شاگرد ہیں۔ کہا گیا تو یہ کہا گیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ ذکر تلمذ کا نہیں ہے، حالاں کہ تلمیذ تھے۔ ذکر ارادت کا نہیں ہے، حالاں کہ مرید تھے۔ ذکر صحبت کا ہے کہ یہ صحابی ہیں اور اس صحبتِ رسول کی بنا پر اللہ نے اُن کو وہ مقام عطا کیا ہے، وہ منصب عطا کیا ہے، وہ رفعت از خود عطا کی ہے کہ ان کے بعد کائنات میں کسی نبی کی امت کو وہ مقام نہیں ملا۔ یہ عظمت، یہ رفعت، صحبت کی وجہ سے ہے کہ اُن کو صحبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل تھی۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ فرما گئے۔ وہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب کس کی صحبت اختیار کی جائے؟ صحابہ کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی تھی، اور نبی کی صحبت سے وہ اس مقام پر پہنچے، تو قرآن نے اس کا حل بیان کیا۔

﴿یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ و کونوا مع الصادقین﴾ (التوبة: 119)

اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور صادقین کی معیت اختیار کرو۔ اچھی طرح سمجھ لو کہ تقویٰ اختیار کرو گے تو رفعت ملے گی، تقویٰ اختیار کرو گے تو عزت ملے گی۔ قرآن کہتا ہے:

﴿ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم﴾ (الحجرات:13)

تقویٰ اختیار کرنے پر صحابہ کو عزت ملی، صحابہ کو رفعت ملی، تم بھی عزت و رفعت چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔

صادقین قیامت تک باقی رہیں گے:.....اور آگے ہے ﴿و کونوا مع الصادقین﴾ یہ قرآن کی آیت ہے؟ قیامت تک کے لیے ہے؟ یا اُسی زمانے کے لیے تھی؟ اگر قیامت تک کے لیے ہے تو اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صادقین بھی قیامت تک باقی رہیں گے، اگر یہ آیت قیامت تک کے لیے ہے اور یقیناً ہے اور اس میں اس کا حکم دیا گیا ہے کہ صادقین کی معیت اختیار کرو، تو اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ صادقین کی جماعت بھی قیامت تک باقی رہے گی۔ ان صحابہ کی معیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، یہاں یہ معیت صادقین کے ساتھ ہے۔

معیت وصحبت کے عجیب اثرات:.....آپ کو معلوم ہے کہ یہ جو معیت ہوتی ہے اس کے بڑے عجیب اثرات ہوتے ہیں، آپ نے ضرور پڑھا ہے:

"كُلّ مولودٍ يولَد على الفطرة، فأبواه يُهَوِّدانِه، ويُنصِّرانِه، ويمجِّسانِه" (رواه أبو هريرة، وأخرجه الإمام مسلم في صحيحه، كتاب القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة وحكم موت أطفال الكفار، رقم الحديث:6926، دار الجيل، بيروت)

ہر بچہ فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ مجوسی بن جاتا ہے، صحبت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ عیسائی بن جاتا ہے، ماں باپ یہودی ہیں، ماں باپ عیسائی ہیں، ماں باپ مجوسی ہیں تو فطرتِ اسلام پر پیدا ہونے والا بچہ ان کی صحبت میں رہتا ہے، صحبت میں رہتے رہتے فطرت بدل جاتی ہے اور فطرت کے بدلنے پر وہ بچہ مسلم بننے کی بجائے یہودی، عیسائی اور مجوسی بن جاتا ہے۔

ہم نے بخاری شریف میں پڑھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک صحبت ہوتی ہے عطار کی اور ایک صحبت ہوتی ہے لوہار کی، عطار جو ہوتا ہے، اگر آپ اس کے پاس جائیں گے، اگر اس نے خوشبو آپ کو نہ دی، اس نے آپ کے بدن پر، آپ کے کپڑوں پر، آپ کے ہاتھ پر خوشبو نہ لگائی تو کم از کم وہاں بیٹھ کر خوشبو سونگھنے میں تو آئے گی، اس سے دل ودماغ کو راحت حاصل ہوگی، اس سے دل ودماغ کو سکون ملے گا، لوہار کے پاس جائیں گے، تو اس کے پاس بھٹی میں آگ لگی ہوئی ہوگی، آپ کے کپڑے اگر نہیں جلیں گے، آپ کا بدن اگر نہیں جلے گا، تو کم از کم اس کی بدبو سے دماغ تو خراب ہوگا۔

(رواه أبو موسى، وأخرجه البخاري في صحيحه، كتاب البيوع، باب السهولة والسماحة في الشراء

ـث:1500، 741/2، دار طوق النجاة)

صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"المرء على دين خليله، فلينظر أحدكم مَن يخالِل" (رواه أبو هريرة رضي الله عنه، وأخرجه الترمذي في سننه، كتاب الزهد، باب، رقم الحديث، 2378، 589/4، مطبعة مصطفى البابي الحلبي)

آدمی اپنے دوست کے طریقے پر ہوتا ہے، تم دیکھو کہ کس کو دوست بناتے ہو۔

صحبت کے یقینی اثرات:......تو میرے عزیزو! اگر یہودیوں کی، نصرانیوں کی اور مجوسیوں کی صحبت میں بیٹھ کر فطرت اسلام پر پیدا ہونے والے بچے میں تبدیلی آجاتی ہے، تو بتاؤ خدا کے بندو! کہ اللہ والوں کی صحبت میں رہو گے تو تمہارے اندر تبدیلی آئے گی یا نہیں آئے گی؟ لیکن عمامہ ہے، شاندار جبہ ہے، ٹخنوں سے اونچی شلوار ہے، کندھے پر سفید رومال ہے، بڑی دلکش عصا ہے، تو کیا یہ بن گیا؟ نہیں دوستو نہیں، اس طرح نہیں، یہ بننے کے طریقے نہیں ہیں، بننے کا طریقہ کیا ہے؟ مٹادو اپنے آپ کو، یہ اَنا ختم کردو، یہ دورہ حدیث کے طلبا جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پکڑ اَنا پر ہوئی، حضرت بلال حبشی کی گرفت اَنا پر ہوگئی، اب جناب عالی ہم اَنا کے خول میں دب چکے ہیں، اس سے نکالو اپنے آپ کو، آپ کا ظاہر کیسا ہے؟ آپ کا باطن کیسا ہے؟ یقیناً میں دھوکہ کھا جاؤں گا، میرے ظاہر اور باطن سے آپ دھوکہ کھا سکتے ہیں، مگر مجھے یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ بھی دھوکہ کھا سکتے ہیں؟ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے معاملے کو ٹھیک کرو۔ یہ آخری بات تھی جو میں نے آپ سے عرض کی کہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کرو، وہ موجود ہیں اور رہیں گے، اس لیے قرآن نے ان کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور قرآن قیامت تک کے لیے ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی نظر میں وہ قیامت تک باقی رہیں گے۔

ذکر اللہ کی کثرت کریں:......دوسری بات ہم نے آپ سے عرض کی تھی، ذکر اللہ کا اہتمام کریں، ذکر اللہ کے حوالے سے آپ علماء کے بڑے قیمتی بیانات سنیں گے، بڑی بڑی قیمتی باتیں آپ کو سننے میں ملیں گی، میں بھی کئی کئی مرتبہ اس عنوان پر کئی اعتبار سے بیان کیا کرتا ہوں، لیکن آج میں آپ سے ایک اور عنوان سے بات کرتا ہوں۔ قرآن نے کہا ہے۔ ولذکر اللہ اکبر (العنکبوت:45)

اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے، دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ کل کائنات، یہ پوری کی پوری دنیا، اس کے پہاڑ، اس کے سمندر، اس کے میدان، اس کے کوہسار، اس کے درخت، اس کے کھیت، اس کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے، ایک میں نہیں کر رہا اور آپ نہیں کر رہے اور جب تک یہ ذکر رہے گا یہ دنیا رہے گی اور جب یہ ذکر نہیں رہے گا یہ دنیا نہیں رہے گی۔

قیامت تک اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا:......حدیث میں ہے:

"لا تقوم الساعة، حتی لا یقال في الأرض، اللّٰہ اللّٰہ" (رواہ أنس رضي اللّٰہ عنہ، وأخرجہ الإمام مسلم في صحیحہ، کتاب الإیمان، باب ذھاب الإیمان آخر الزمان، رقم الحدیث: 392، /94، دار الجیل)

جب اللہ اللہ بند ہو جائے گا قیامت آجائے گی،"لا تقوم الساعة، حتی لا یقال في الأرض، اللّٰہ اللّٰہ" قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ اللہ اللہ کا ذکر نہ بند ہو جائے، اب میں کہہ رہا ہوں کہ ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے، قرآن نے فرمایا ہے۔

ان من شیئ إلا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون (الاسراء:44)

ہر چیز اللہ کی تسبیح کر رہی ہے لیکن تم ان کی زبان جانتے نہیں ہو۔ آپ کو نہیں معلوم، درخت ہوتا ہے، سرسبز شاخیں ہوتی ہیں، وہ اللہ کا ذکر کرتی رہتی ہیں اور جب اللہ کا ذکر بند ہو جاتا ہے تو وہ شاخیں سوکھ جاتی ہیں، ان کے پتے ٹوٹ کر نیچے زمین پر گر جاتے ہیں، تو یہ کہنا اپنی جگہ پر بالکل حق، صحیح اور درست ہے کہ کائنات پوری کی پوری اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ان کی زبان ہم نہیں جانتے، ان کے ذکر کا ہمیں علم نہیں ہے۔ لیکن قرآن اعلان کر رہا ہے: وان من شیئ إلا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم

آخری گذارش:..... تو اس لیے میں یہ آخری بات آپ حضرات سے اس امید پر کہ شاید کوئی ایک دانہ آپ میں سے ایسا نکل آئے جو سیدھا ہو۔ اہل اللہ کی صحبت کو لازم پکڑو، اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کثرت کرو، تمہارا دل ٹھیک ہو جائیگا، تمام احوال صحیح ہو جائیں گے، اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو نقصان ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت کرے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اہل اسلام کو عید مبارک

دینی مدارس کی آڈٹ رپورٹ

کارکردگی رپورٹ اور کاروائی اجلاس وغیرہ اردو، انگریزی یا عربی میں بنوانے کیلئے تشریف لائیں۔ ہمارا مقصد۔ آپ کی خدمت۔

حسن اینڈ کمپنی (رجسٹرڈ)

احمد حسن سند یافتہ وفاق المدارس
کوالیفائیڈ اکاؤنٹنٹ، پروفیشنل آڈیٹر دینی مدارس

پتہ
ملتان وڈیرہ غازیخان
0331-7394030
سرگودھا ڈویژن کیلئے
0300/0303-6023141